خلافت لائبریری ربوہ

جمعہ | 17-جولائی 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعہ 17 جولائی 1998ء 22 ربیع الاول 1419 ہجری 17 وفا 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 153

تکبر کیا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں نہیں داخل نہیں ہونے دے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول ؐ اللہ! انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو، جوتی اچھی ہو، وہ خوبصورت لگے۔ آپؐ نے فرمایا یہ تکبر نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر دراصل یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے لوگوں کو ذلیل سمجھے انکو حقارت کی نظر سے دیکھے اور ان سے بری طرح پیش آئے۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکرُوہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبّر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقل مند یا زیادہ ہُنر مند ہے وہ متکبّر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کردے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ وحشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبّر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بُھول گیا ہے کہ یہ جاہ وحشمت خُدا نے ہی اس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خُدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کردے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حُسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزا سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبّر ہے اور وہ اس خُدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کردے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبّر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔ سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبّر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 ص 403-402)

"عاجزانہ راہیں"

لدھیانہ کے ایک عقیدت مند نے دسمبر 1883ء میں حضرت مسیح موعود سے اپنے ہاں تشریف لانے کی درخواست کی جس پر آپ نے 19۔ دسمبر 1883ء کو انہیں بذریعہ مکتوب مطلع فرمایا کہ "26۔ دسمبر 1883ء تک بعض احباب بطور مہمان قادیان میں آئیں گے اور ان کے لئے اس خاکسار کا یہاں ہونا ضروری ہے...... انشاء اللہ ایک دن کے لئے امرتسر میں فراغت پا کر آنمخدوم کی طرف روانہ ہوں گا مگر وعدہ نہیں.... آن مخدوم اس بات کو پہلے سے یاد رکھیں کہ صرف ایک رات رہنے کی گنجائش ہو گی..... **والا مرکلہ فی یداللہ** اور ایک دن کے لئے آنا بھی ہنوز ایک خیال ہے۔ **واللہ اعلم بحقیقۃ الحال**۔ اگر خداوند کریم نے فرصت دی اور زندگی اور راہمن عطا کیا اور تاریخ مقررہ پر واپس آنے کے لئے گنجائش بھی ہوئی تو یہ عاجز آنے سے کچھ فرق نہیں کرے گا۔ مگر آپ ریل پر ہرگز تشریف نہ لاویں کہ یہ تکلف ہے یہ احقر عباد سخت ناکارہ اور بے ہنر ہے اور اس لائق ہرگز نہیں کہ اس کے لئے کچھ تکلف کیا جائے۔

مولیٰ کریم کی ستاریوں اور پردہ پوشیوں نے کچھ کا کچھ ظاہر کیا ہے ورنہ من آنم کہ من دانم"

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 69-70 مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی۔ مطبوعہ کار خانہ انوار احمدیہ مشین پریس قادیان۔ اشاعت 29۔ دسمبر 1908ء)

تکبّر کرنے والے نیکیوں اور ترقیات سے محروم ہو جاتے ہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

اگر تمہارے اندر کوئی خوبی کی بات ہو تو اس کو تکبر کا ذریعہ نہ بناؤ۔ کیونکہ اس طرح تم نیکیوں سے محروم ہو جاؤ گے اور آئندہ ترقی کی طرف قدم نہ اٹھا سکو گے۔ کیونکہ جو متکبر ہو جاتا ہے وہ یہ سمجھنے لگ جاتا ہے کہ میں نے انتہائی عروج پا لیا ہے اور اس طرح وہ مزید ترقی سے محروم ہو جاتا ہے۔

دوسرے اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اے انسان تیری کامیابی آخر انسانی کامیابی ہے اس لئے اتنی خوشی کر جو انسانوں کے لئے مقدر ہے اور یہ یاد رکھ کہ تو اپنے کمالات کے باوجود زمین کو نہیں پھاڑ سکتا۔ یعنی اس کے باہر نہیں جا سکتا۔ عربی محاورہ ہے خرق المفازہ جنگل کو طے کر کے نکل گیا۔ یہی معنے اس جگہ لگتے ہیں اور مراد یہ ہے کہ آخر تو نے اسی دنیا میں رہنا ہے تیری ترقیاں محدود ہیں پس اپنے آپ کو ایسا نہ بنا کہ دوسرے انسانوں سے تیرا گذارہ مشکل ہو جائے۔ جن لوگوں کو متکبر لوگوں کے دیکھنے کا موقع ملا ہے وہ جانتے ہیں کہ متکبر آدمی کی زندگی سخت تلخ گذرتی ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو وہ اپنے آپ کو کوئی عجیب چیز سمجھنے لگتا ہے دوسری طرف اسے اپنے ابناء وطن کے ساتھ مل کر رہنا پڑتا ہے۔ پس عجیب متضاد جذبات میں اس کی زندگی بسر ہوتی ہے۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ 311-310)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت 2:50 روپے

ایلومینیم کے برتنوں کا استعمال چھوڑ دیں

ساری دنیا کے احمدیوں کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ہدایت

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5 جون 1998ء کو اردو کلاس میں ایلومینیم کے برتنوں کو چھوڑنے کی ہدایت کرتے ہوئے فرمایا

آپ کے حوالے سے سب دنیا کو ایک پیغام دیتا ہے یہ جو ایلومینیم کے برتن ہیں یہ بہت زہریلی چیز ہے۔ اور میں نے بہت سی کتابیں پڑھی ہیں ایلومینیم کے متعلق بہت ماہرین کی کتابیں اور وہ کہتے ہیں کہ دنیا کی بہت سی بیماریاں آج کل کے زمانے میں ایلومینیم کی وجہ سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ایلومینیم ایک دھات ہے جو بہت ہلکی ہوتی ہے اور غریب ملکوں میں تو کثرت سے ایلومینیم کے برتن استعمال ہوتے ہیں پرانے زمانے میں جب ایلومینیم دھات کا پہلی دفعہ پتہ لگا تو شاہی دستر خوان پر ایلومینیم کے چمچے آیا کرتے تھے۔ اس کی گراکری ساری۔ اور بڑا اعزاز تھا کہ ہلکے پھلکے تھے۔ اب زمانہ بدل گیا ہے اب جتنی بھاری گراکری ہو اتنا ہی اعزاز کی بات ہے۔ ایلومینیم کے نتیجے میں بوڑھی عمر کی بیماریاں ساری بہت جلدی آجاتی ہیں۔ دماغ کے ریشے تنگ ہو جاتے ہیں اور اس کی تفصیل آپ کو بتاؤں تو آپ ایلومینیم کو دیکھنے سے بھی ڈریں۔ بہت گہرا تمام جسم کے ہر حصے پر یہ اثر کرتا ہے۔ اس لئے جتنے لوگ بچوں کی کلاس کے لئے کھانا پکاتے ہیں وہ تو حرام سمجھیں ایلومینیم کی دیگچی...... بالکل توبہ کرو سارے...... ایلومینیم کے برتن ساری دنیا کے احمدی سن لیں وہ رد کر دیں۔ کیونکہ اس سے بہت بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور عام طور پر ایلومینیم کے اثر دور کرنے کے لئے (اور مریضوں کو وقت سے پہلے سنبھالنے کے لئے اثر شروع ہو چکا ہوتا ہے مگر آہستہ آہستہ ظاہر ہوتا ہے) میں ایلومینیم ایک ہزار کی ایک خوراک ہفتہ دس دن میں ایک دفعہ دیتا ہوں اور رفتہ رفتہ اس کی طاقت بڑھانی چاہئے ڈاکٹر جو ماہر ہیں وہ دو سال کا عرصہ بتاتے ہیں کہ دو سال میں ایلومینیم آخر طاقت تک پہنچا دو تو بالکل انسان کا جسم ہر بوجھ سے خالی ہو جاتا ہے اور جوانوں کی طرح اس کے اندر توانائی آجاتی ہے۔ ایلومینیم ایک ہزار طاقت میں کچھ عرصہ۔ پھر دس ہزار طاقت میں پھر پچاس ہزار طاقت میں۔ پھر آخری دو خوراکیں سال میں دو دفعہ صرف ایک لاکھ طاقت میں اس کو Rising Potency کہتے ہیں۔ سب دنیا میں ایلومینیم کو اس طرح دینا چاہئے۔ اس کا متبادل ہے لوہے کے برتن۔ وہ ملتے ہیں ہر جگہ ذرا مہنگے ہیں مگر وہ بہترین علاج ہے یا اس کے علاوہ قلعی کیا ہوا اچھی طرح برتن کچھ بہتر ہے مگر سب سے اچھے مٹی کے برتن ہیں۔ مٹی کے برتن یا لوہے کے برتن یہ دو استعمال کریں کھانا بھی زیادہ مزیدار ہو گا اور کوئی نقصان کا بھی خطرہ نہیں۔

ایلومینیم کے انسانی صحت پر مضر اثرات

ایلومینیم دھات نے جہاں بہت سے فوائد دیے ہیں اور اس کا استعمال مختلف صنعتوں میں لوہے کے بعد سب سے زیادہ ہو رہا ہے وہاں اس کے برتنوں کے استعمال سے انسانی صحت پر برے اثرات مرتب ہو رہے ہیں کیونکہ کھانے پینے کے لئے اس دھات کے استعمال سے یہ کچھ نہ کچھ گھل کر انسانی جسم میں داخل ہو جاتا ہے اور اس سے انسانی صحت پر برے اثرات پڑتے ہیں۔

ہومیو پیتھی لیکچرز جو کہ ایم ٹی اے پر نشر کئے گئے ان میں ایلومینا کی دوائی پڑھاتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ایلومینیم کے برتنوں کے جو نقصانات بیان فرمائے وہ یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں:-

"تحقیق سے پتہ چلا اور ڈاکٹروں نے بھی اس بات کو محسوس کیا کہ ایلومینا کا زیادہ استعمال صحت کے لئے اچھا نہیں اور یہ کچھ نہ کچھ گھل کر جسم پر اثر دکھاتا رہتا ہے۔ ایلومینا آہستہ مگر بہت گہرا اثر کرنے والا زہر ہے۔ یہ خون کی نالیوں کو سکیڑتا ہے ان نالیوں میں کچھ مادے بھی جم جاتے ہیں مثلاً کولیسٹرول وغیرہ ایلومینا کی ایک خصوصیت ایسی ہے جس سے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس کے استعمال کے متعلق احتیاط کرنی چاہئے۔ اس میں آرٹیریو سکلیروسس پیدا کرنے کا مادہ موجود ہے یعنی وہ بیماری جس میں کہ خون کی رگوں میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے اور دماغ کی طرف خون کی سپلائی میں کمی واقع ہونے لگتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں بڑھاپے کے اثرات تیزی سے ظاہر ہوتے ہیں' یادداشت کمزور ہو جاتی ہے۔ عضلات سخت ہو کر بیکار ہونے لگتے ہیں۔ بلڈ پریشر کبھی کم اور کبھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ مریض تیزی سے ذہنی اور عضلاتی لحاظ سے معذور ہونے لگتا ہے۔"

(ہومیو پیتھی علاج بالمثل جلد اول ایڈیشن دوم

ایلومینیم کے نقصانات بیان فرمانے کے بعد حضرت صاحب نے ایلومینا (Alumina) ہومیو پیتھی دوائی کے استعمال کے بارہ میں بیان فرمایا۔

"اگر اسے (مریض کو) ایلومینا دیں تو جلد فائدہ کی امید نہ رکھیں کیونکہ یہ بہت آہستہ اثر کرنے والی دوا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بہت آہستہ اثر کرنے والے زہر سے تیار کی جاتی ہے۔ جو زہر آہستہ آہستہ جسم پر اثر دکھاتا ہے وہ جب دوا بنتا ہے تو وہ دوا بھی آہستہ آہستہ اثر دکھاتی ہے۔ بعض اوقات اس کا اثر سالوں پر محیط ہوتا ہے۔ اس لئے اگر مستقل اور دائمی علاج کے لئے ایلومینا کو استعمال کریں تو اونچی طاقت میں لمبے وقفوں کے بعد دیں مثلاً ایک مہینے کے بعد ایک ہزار طاقت میں یا دس ہزار کی طاقت میں اگر 200 کی طاقت میں استعمال کریں تو ہر دس دن بعد ایک خوراک دیں۔ اگر اس دوا نے کام کیا تو بہت نمایاں اثر ظاہر ہو گا۔ آغاز میں تو بہتری کے کوئی آثار ظاہر نہیں ہوتے لیکن پھر وہ ریشے جو بے جان ہو چکے ہیں ان میں رفتہ رفتہ جان پڑنے لگتی ہے اور کچھ عرصہ میں ہی نمایاں تبدیلیاں دکھائی دینے لگتی ہیں۔"

(ہومیو پیتھی علاج بالمثل جلد اول ایڈیشن دوم مطبوعہ لندن 1997ء، ص 42-41

اطاعت امام کے روح پرور نظارے....

پیارے امام کے اس ارشاد سے قبل ربوہ میں ایلومینیم کے برتنوں کا استعمال عام تھا۔ مٹی کے برتنوں کی تو دو یا تین دوکانیں ہی ہوں گی۔ لیکن جیسے ہی حضرت صاحب نے یہ ارشاد فرمایا کہ جماعت ایلومینیم کے برتنوں کا استعمال ترک کر دے کیونکہ یہ برتن صحت کے لئے نقصان دہ ہیں۔ تو ربوہ میں تو گویا ایک انقلاب آ گیا برتنوں کی دوکانوں پر لوگوں کی طرف سے واپس کئے گئے سلور کے برتنوں کے ڈھیر لگ گئے اور سٹیل اور مٹی کے برتنوں کی مانگ میں اس قدر اضافہ ہوا کہ گول بازار میں واقع برتنوں کی ایک دکان کے مالک کا بیان ہے کہ میں گوجرانوالہ میں جہاں سے سٹیل کے برتن خریدتا تھا وہ حیران ہو گئے کہ ربوہ والوں کو کیا ہو گیا۔ کیونکہ جہاں پورے ایک مہینے میں پندرہ سے بیس ہزار کا برتن لے کر آتا تھا وہاں چند دنوں میں اسی سے نوے ہزار کے برتن لانے پڑے۔ اس پر ہول سیل کے وہ دکاندار حیرت زدہ ہو کر پوچھنے لگے کہ ربوہ والوں کو کیا ہو گیا ہے اس پر میں نے انہیں بتایا کہ ہمارے امام نے ہمیں ہدایت کی ہے کہ سلور کے برتنوں کا استعمال چھوڑ دیں۔ اس پر اہل ربوہ وہ برتن انتہائی کم قیمت میں بیچ کر سٹیل، مٹی یا لوہے کے نئے برتن خرید رہے ہیں۔ یہ سن کر وہ حیران رہ گئے۔ اور یقیناً وہ سوچتے ہوں گے کہ عجیب جماعت ہے جس کے امام کو اپنی جماعت کے افراد کی صحتوں کا بھی اتنا خیال ہے۔ اور عجیب افراد جماعت ہیں جو اپنے امام کی آواز پر اس طرح لبیک کہہ رہے ہیں کہ کل تک جن برتنوں میں وہ کھانا پکاتے تھے آج انہیں اونے پونے داموں دوکانوں پر پھینک رہے ہیں۔

گول بازار میں واقع برتنوں کی ایک مشہور دوکان پر جب ہم گئے تو دوکان سے باہر سلور کے برتنوں کا ایک بڑا سا ڈھیر لگا ہوا تھا اس دوکان کے مالک نے ہمیں بتایا کہ اس وقت تک میرے پاس ایک ہزار کلو یعنی پچیس من کے قریب سلور کے برتن اہل ربوہ واپس کر چکے ہیں۔ اور ان کے بدلے سٹیل اور تام چینی یا لوہے کے برتن لے کے جا رہے ہیں۔ اور ایلومینیم کے برتنوں کے بارے میں احتیاط کا یہ عالم ہے کہ پریشر ککر جو آج کے دور میں ایک اہم ضرورت بن چکا ہے۔ اور پاکستان میں وہ صرف سلور سٹیل میں ہی دستیاب ہے۔ اور حضور کے اس ارشاد سے قبل روزانہ دو یا تین ککر فروخت ہوتے تھے۔ اب اتنے دنوں میں صرف دو ککر ہی فروخت ہوئے ہیں اور وہ بھی گاہک ربوہ کے مضافات میں رہنے والے دیہات کے تھے۔ لوگوں کی طرف سے اصرار ہے کہ ہمیں ککر بھی سٹیل کے ہوا کر دیں۔

ریلوے روڈ پر واقع ایک دوکان کے مالک کا بیان ہے کہ جب حضور نے سلور کے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا اس وقت میری دوکان میں تین لاکھ کے قریب سلور سٹیل کا مال پڑا ہوا تھا۔ لیکن حضور کے ارشاد کے ساتھ ہی ربوہ کی مارکیٹ میں اس کی مانگ بالکل ختم ہو گئی۔ اور مجھے مجبوراً اسے گودام میں رکھنا پڑا۔ اور اس سے قبل روز 40 کلو کے قریب سلور کے برتن فروخت ہو رہے تھے۔ اب ان کی فروخت بالکل ختم ہو چکی ہے اس کے برعکس لوگ اپنے گھروں میں موجود سلور کے برتن بھی لا کر فروخت کر رہے ہیں اور میرے پاس 700 کلو کے قریب سلور کے برتن لوگ فروخت کر چکے ہیں اور اس کے بدلے میں سٹیل اور تام چینی کے برتن لے کر جا رہے ہیں۔

یہ تو سٹیل کے برتنوں کی فروخت کا ایک جائزہ تھا۔ لیکن حضور کے ارشاد کے بعد مٹی کے برتنوں کی فروخت میں بھی زبردست اضافہ ہوا ہے۔ حالانکہ پاکستان میں بالعموم اور ربوہ جیسے ماڈرن شہر میں تو بالخصوص مٹی کے برتنوں کا استعمال بہت کم ہو چکا تھا اس سے پہلے پورے ربوہ میں مٹی کے برتنوں کی دو تین دوکانیں ہوں گی۔ اب یہ تعداد بڑھ کر نو دس کے قریب ہو چکی ہے۔ اور احمدیوں کا رجحان دیکھتے ہوئے۔ بعض ایسے دوستوں نے بھی مٹی کے برتن بیچنا شروع کر دیئے ہیں جن کا تعلق جماعت سے نہیں۔ ان میں ایک صاحب جو صرف مٹی کے گملے بیچتے تھے اب مٹی کے برتن بھی بیچ رہے ہیں انہوں نے بتایا کہ میں نے کسی دوست کے گھر آپ کے حضور کے منہ سے خود سنا تھا اب میں نے یہاں مٹی کے برتن بھی رکھ لئے ہیں۔ اور ان کی اچھی سیل ہو رہی ہے۔

پھاٹک کے قریب واقع ایک دکان جو پہلے مٹی اور سلور کے برتنوں کی دکان تھی اس دکان کے مالک کا کہنا ہے کہ سلور کے برتن تو اب ربوہ میں بکنا بالکل بند ہو گئے اور مٹی کے جو پہلے کم بکتے تھے۔ اب ان کی فروخت میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔ (الفضل 9 جولائی 1998ء)

کوئی احمدیوں کے امام سے بڑھ کر کیا دنیا میں غنی ہو گا
ہیں جتنے دل اس کی دولت اخلاص اس کا سرمایہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر راجا نصراللہ خاں

قسط سوم آخر

قوم و وطن اور انسانیت کے لئے

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی عظیم سائنسی خدمات

اور لعل و جواہر کیا ہیں!!!

○ ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنی خداداد ذہانت قابلیت اور محنت کی بدولت بے شمار گرانقدار اور عالمی نوعیت کے انعامات حاصل کئے لیکن ان کا استعمال کس طرح کیا اس کے لئے ممتاز علمی و ادبی شخصیت پروفیسر خواجہ مسعود کے مضمون "سلام- دو دنیاؤں کا انسان" مطبوعہ دی نیوز 23- دسمبر 1996ء سے یہ اقتباس پڑھئے۔

"بیسویں صدی نے جو عظیم ترین سائنسدان پیدا کئے وہ ان میں سے ایک تھے لیکن وہ ایک بہت عظیم انسان بھی تھے۔ وہ یقین رکھتے تھے کہ "نوبیل پرائز" جیسے انعامات صرف اللہ تعالیٰ کی عنایت ہیں اور خدا کے نام پر ہی ان کو صرف کیا جانا چاہئے۔ وہ جس بات پر ایمان رکھتے تھے۔ اس پر عمل بھی کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے اس فلسفہ پر تمام عمر عمل کیا اور اپنے تمام بڑے بڑے انعامات کو اسی طرح خرچ کیا۔ ان انعامات میں ایٹم برائے امن ایوارڈ مالیتی تیس ہزار ڈالر' نوبیل پرائز مالیتی چھیاسٹھ ہزار ڈالر' بارسلونا پرائز مالیتی ایک لاکھ ڈالر اور ایڈنبرا پرائز مالیتی پانچ ہزار ڈالر شامل تھے اور ان تمام رقومات کو اسی طرح خدمت کے طور پر دے دیا گیا۔ اقبال کا یہ مجسم استغناء یقیناً ایک خدا رسیدہ انسان تھا۔"

تیری گلیوں کے نثار

میرے وطن

○ ڈاکٹر عبدالسلام کے سارے عالم کی غم خواری اور خدمت کے سچے جذبہ کا اعتراف مشرق و مغرب میں کیا گیا ہے۔ جیسا کہ روزنامہ "ڈان" نے اپنے 22- نومبر 1996ء کے اداریے میں واضح طور پر تحریر کیا:-

"جو چیز انہیں اپنے ہمعصروں سے ممتاز کرتی تھی وہ ان کا انسانیت کے لئے گہرا احساس تھا..... وہ ایک بہتر نئی دنیا کی تخلیق میں دلچسپی رکھتے تھے۔"

یا جیسا کہ پروفیسر خواجہ مسعود صاحب اپنے مضمون مطبوعہ "دی نیوز" (97-12-23) کے آخر پر لکھتے ہیں:-

"سلام کے کئی خواب تھے اور وہ سب کے سب مظلوم انسانیت کی بھلائی کے لئے تھے۔"

لیکن پاکستان سے تو جیسے ڈاکٹر عبدالسلام کو عشق تھا۔ جنون تھا۔ وہ وطن عزیز پر نثار ہونے کے لئے تیار رہتے تھے۔ اس حقیقت کی جھلک زیر نظر مضمون میں درج مستند اور وقیع حوالوں میں صاف موجود ہے جو ہمارے معزز قارئین گزشتہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں۔ اب دو تین مزید بین حوالے درج کئے جاتے ہیں:-

(الف) قائداعظم یونیورسٹی (اسلام آباد) کے معروف پروفیسر ڈاکٹر پرویز ہود بھائی اپنے مضمون "عبدالسلام- ماضی اور حال" مطبوعہ "دی نیوز" 96-1-29ء صفحہ 6 پر تحریر کرتے ہیں:-

"سلام نے برطانیہ اور اٹلی کی پیشکش کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپنی پاکستانی شہریت قائم رکھی۔ ان کے ٹریسٹ کے مرکز میں تمام پاکستانی جن میں کٹر مخالفین احمدیت شامل تھے۔ ترجیحی سلوک کا مورد بنتے اور ڈائریکٹر (عبدالسلام) تک نسبتاً آسانی سے رسائی حاصل کر لیتے۔ بعض دفعہ دوسرے ممالک کے زائرین کو یہ بات ناگوار گذرتی پھر بھی اصولی لحاظ سے سلام کی اس طرفداری کو غلط سمجھا جاتا تھا لیکن یہ ان کی اپنے پیدائشی ملک (جنم بھومی) سے گہری وابستگی کی واضح علامت ہے۔"

پروفیسر خواجہ مسعود ڈاکٹر سلام کے متعلق اپنے مضمون مطبوعہ دی نیوز مورخہ 23- دسمبر 1996ء میں تحریر کرتے ہیں۔

"نوبیل پرائز دیئے جانے کی تقریب میں ڈاکٹر سلام نے اس بات کو یقینی بنایا کہ وہ ایک پاکستانی کے طور پر جانے اور پہچانے جائیں۔ اس موقع پر ان کا لباس اچکن' پگڑی جس پر سید ھا طرہ بھی اٹھا ہوا تھا اور سنہرے کام والے کھسے پر مشتمل تھا۔"

متذکرہ مضمون کے پہلے کالم میں پروفیسر خواجہ مسعود صاحب لکھتے ہیں۔

"وہ پاکستانیوں سے اپنے دل و جان سے پیار کرتے تھے جب کوئی انہیں بتاتا کہ وہ پاکستان سے آیا ہے تو ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ جاتیں۔"

ڈاکٹر منیر احمد خان اپنے مضمون مطبوعہ روزنامہ "آج کل" مورخہ 30- نومبر 1996ء میں رقمطراز ہیں۔

"عالمی شہرت کے حامل سائنس دان ہونے کے علاوہ وہ ایک تخیل پرست' محب وطن' اپنی سرزمین کے خادم اور سب سے بڑھ کر ایک منکسرالمزاج انسان تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے تیسری دنیا اور خصوصاً پاکستان میں ہزاروں اعلیٰ تربیت یافتہ سائنسدان چھوڑے ہیں جو اکیسویں صدی میں ان کے مشن کو جاری رکھیں گے۔ اگرچہ انہوں نے ہمارے اور دوسرے ترقی پذیر ممالک کے لئے بہت کچھ کیا لیکن ہمارے پاس ان کا قرض چکانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔"

علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے۔

کیا صوفی و ملاّ کو خبر میرے جنوں کی
ان کا سرِ دامن بھی ابھی چاک نہیں ہے

وطن کی مٹی گواہ رہنا!!

○ ڈاکٹر عبدالسلام کی وطن عزیز پاکستان سے محبت ان کی موت کے بعد بھی قائم رہی وہ یوں کہ انہوں نے وصیت کر رکھی تھی کہ انہیں پاکستان میں ہی دفن کیا جائے۔

اس سلسلہ میں پروفیسر خواجہ مسعود صاحب روزنامہ دی نیوز مورخہ 23- دسمبر 1996ء کی اشاعت میں اپنے مضمون "سلام- دو دنیاؤں کا انسان" میں لکھتے ہیں۔

اٹلی کی حکومت نے اس عہدے (ڈائریکٹر جنرل یونسکو- ناقل) کے لئے ڈاکٹر سلام کو اپنی طرف سے نامزد کرنے کی پیشکش کی لیکن اس کا مطلب یہ ہوتا کہ انہیں اپنی پاکستانی شہریت تبدیل کرنا پڑتی۔ انہوں نے اس سے انکار کر دیا کیونکہ وہ ایک پاکستانی کے طور پر ہی زندہ رہنا اور مرنا چاہتے تھے۔"

روزنامہ پاکستان مورخہ 5- دسمبر 1996ء میں ملک کی مشہور ادبی شخصیت جناب عبدالعزیز خالد کا ایک رقت انگیز مضمون بعنوان "وطن میں اجنبی" شائع ہوا ہے۔ جس کا آغاز ان سطور سے ہوتا ہے۔

"پاکستان کے مایہ ناز فرزند' شہرۂ آفاق سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام نے آخر جان' جان آفرین کے سپرد کر دی۔ یہ ان کی سرزمین وطن سے گہری' بے غبار اور اٹوٹ محبت کا ثبوت ہے۔ کہ ان کی وصیت کے مطابق ان کے جسد خاکی کو اسی خاک پاک نے اپنی آغوش میں لیا۔"

روزنامہ جنگ مورخہ 23- نومبر 1996ء نے صفحہ اول پر یہ خبر دی۔ "لندن سے موصولہ اطلاعات کے مطابق نوبیل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی میت پروگرام کے مطابق کل 24- نومبر کو صبح سات بجے لاہور لائی جا رہی ہے اور وہاں سے اسے ربوہ لایا جائے گا۔ عبدالسلام کی وصیت کے مطابق انہیں ربوہ کے قبرستان میں ان کے والد چوہدری محمد حسین کے پہلو میں دفن کیا جائے گا۔ ڈاکٹر عبدالسلام ایک لمبے عرصہ تک بیرونی ممالک میں رہائش پذیر رہے۔ لیکن انہوں نے اپنی پاکستانی شہریت کو قائم رکھا۔ ان کی تجہیز و تکفین میں شرکت کے لئے پاکستان اور بیرون پاکستان سے ہزاروں افراد شرکت کریں گے۔ جماعت کی طرف سے تمام مہمانوں کی رہائش اور خوراک کا بندوبست کیا جا رہا ہے اور ہزاروں رضاکاروں کی ڈیوٹیاں لگائی جا رہی ہیں۔"

ہم زندہ قوم ہیں!!!

○ اب جماعت کے موقر اخبار "الفضل" مورخہ 26- نومبر 1996ء صفحہ 1' 7 سے کچھ بیان حسب انتخاب ملاحظہ فرمایئے۔

استقبال

○ "جنازہ کا جلوس شام سوا سات بجے ربوہ پہنچا۔ جہاں لجنہ اماء اللہ کے دفتر کے قریب چوک سے اہل ربوہ کی بڑی بھاری تعداد دونوں اطراف کھڑی اپنے ہیرو کے استقبال کے لئے چشم براہ تھی۔ ان میں سے کئی لوگ شام پانچ بجے سے کھڑے تھے۔"

نماز جنازہ

○ محترم ڈاکٹر صاحب کا جنازہ جب احاطہ لجنہ سے روانہ ہوا تو خدمت خلق کے رضاکاروں نے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر ایک وسیع دائرہ بنا لیا جس کے اندر محترم ڈاکٹر صاحب کے خاندان کے افراد اور جماعت احمدیہ کے چیدہ چیدہ افراد موجود تھے۔ بہشتی مقبرہ کے اندر قبر کے گرد ایسا ہی ایک وسیع دائرہ بنایا گیا تھا۔"

سپرد خاک

○ "پونے گیارہ بجے جنازہ بہشتی مقبرہ پہنچا جہاں پر قطعہ نمبر 12 میں جہاں محترم پروفیسر عبدالسلام صاحب کے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب اور والدہ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ کی قبریں ہیں وہاں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے ساڑھے گیارہ بجے دعا کرائی۔"

خوب طے تو نے کیا اپنا سفر سوئے معاد
زندہ باد و زندہ باد' زندہ باد و زندہ باد

پاکستانی سیاست کی سنگدلی

یا سردمہری

○ قارئین! یہ ڈاکٹر عبدالسلام جس کی قابلیت' حسن اخلاق' ہمدردی خلق اور پاکستان سے وفاداری کا ساری دنیا نے کھل کر اظہار کیا۔ اس دنیا کے مایہ ناز ڈاکٹر عبدالسلام کے ساتھ ان کی زندگی میں پاکستانی سیاست نے جو سلوک کیا اس کا ذکر آپ کے علم میں ہے۔ یہاں پر میں ڈاکٹر صاحب کی وفات کے بعد پاکستانی سیاست اور میڈیا کا ڈاکٹر صاحب کو خراج تحسین پیش کرنے کے انداز کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ پاکستانی میڈیا جو فلمی ہیرو یا ہیروئن اور کرکٹر ہیروز کا تذکرہ کئی کئی دن اور پورے پورے صفحات کے ساتھ کرتا ہے اس نے اپنے اس علمی ہیرو کو اپنے اخبارات کے چند کالموں میں جگہ دی اور دوسرے تیسرے دن یہ کالم اندر کے صفحات پر منتقل ہو گئے۔ آپ کے جنازہ اور تدفین کو نہ اخبارات نے اور نہ ہی ملکی ٹی وی نے کوریج دی۔ اور ملکی سیاست کا یہ حال تھا کہ ہمارے ملک کے سیاستدانوں میں سے کسی نے بھی یہ ضرورت محسوس نہ کی کہ وہ اپنے اس

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ محمد نصراللہ

اطاعت کامیابی کی کنجی ہے

دنیا کے ہر نظام کو چلانے کے لئے ایک بنیادی قاعدہ آمر اور مامور کا ہے۔ ہر نظام میں ایک حاکم آمر یا امیر اور باقی محکوم مامور یا مطیع ہوں تبھی وہ نظام کامیابی اور خوش اسلوبی سے چل سکتا ہے۔ یہ نظام جسمانی ہو یا روحانی عملی یا علمی، ہر میدان میں اس طریق کار کی ضرورت مسلّمہ ہے۔

نظام جسمانی میں دماغ کے اندر موجود آمر کی اطاعت تمام جسم پر فرض ہے اور معمولی نافرمانی سے بھی جسم میں بیماریاں اور بگاڑ پیدا ہو جاتے ہیں۔

روحانی نظام میں امیر کے ذریعہ خدا کی اطاعت کی جاتی ہے۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔

”جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی جو امیر کا نافرمان ہے وہ میرا نافرمان ہے۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء)

امیر کی اطاعت کی تلقین کرتے ہوئے حضور ﷺ نے فرمایا:۔

اطاعت کو اپنا شعار بناؤ خواہ ایک حبشی غلام کو ہی کیوں نہ تمہارا افسر مقرر کر دیا جائے جس کا سر منقہ کے برابر ہو۔

(بخاری کتاب الاحکام باب السمع والطاعۃ)

حضرت مسیح موعود اطاعت کی برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرماں برداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔ اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں۔ مسلمانوں کے ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں۔ پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔

پیغمبر خدا ﷺ کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بارگراں کو سنبھالا ہے۔ اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم ﷺ کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ نے کچھ فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا۔ اور جو کچھ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔

(الحکم 10 فروری 1901ء)

حضرت مسیح موعود کے یہ الفاظ صداقت سے بھرے ہوئے ہیں۔ ذرہ بھر بھی ان میں کسی مبالغہ آرائی اور شک کی گنجائش نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی پر نظر ڈالنے سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے کہ جس قوم کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی قوت قدسیہ سے گوبر سے اٹھا کر سونے کی ڈلیاں بنا دیا وہ کس طرح فنافی اللہ اور فنا فی اطاعت رسولؐ اللہ قوم تھی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا واقعہ کس کو معلوم نہ ہو گا کہ

”ایک دفعہ رسول کریم ﷺ تقریر فرما رہے تھے کہ آپؐ نے دوران تقریر میں فرمایا۔ بیٹھ جاؤ کیونکہ اس وقت کناروں پر کئی لوگ کھڑے تھے۔ اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ گلی میں تھے۔ اور مسجد کی طرف آ رہے تھے جونہی یہ آواز آپ کے کان میں پہنچی آپ وہیں بیٹھ گئے اور پھر گھسٹتے گھسٹتے دروازہ کی طرف چل پڑے۔ یہ اچنبھے کی بات تھی کسی نے انہیں بچوں کی طرح گھسٹتے دیکھ کر کہا۔ آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔ رسول کریم ﷺ کا منشا تو یہ تھا کہ اندر والے بیٹھ جائیں یہ مطلب تو نہیں تھا کہ گلی میں چلنے والے بھی بیٹھ جائیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ کہ اگر وہاں پہنچتے پہنچتے میری جان نکل جائے تو میں خدا تعالیٰ کو کیا جواب دوں گا کہ خدا تعالیٰ کے رسولؐ کی طرف سے ایک آواز آئی تھی جس پر میں نے عمل نہ کیا۔ اب بظاہر یہ بات حکمت کے خلاف نظر آئے گی مگر عشق کا رنگ ہی اور ہوتا ہے۔ عاشق حکمتوں کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ جو کچھ محبوب کہے اسے ماننے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔“

(تفسیر کبیر جلد نمبر 2 صفحہ 280)

اطاعت کا یہ نمونہ صرف حالت امن میں ہی نہ تھا بلکہ حالت جنگ میں اپنی جانوں کے بدلے آپ ﷺ کی آواز پر لبیک کہنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ ہر جنگ کے موقعہ پر یہ معلوم تھا کہ ہم تعداد میں کم ہیں اور ظاہری سامان حرب بھی ہمارے پاس دشمن کے مقابل پر انتہائی کم ہے مگر رسول کریم ﷺ کی اطاعت میں سرشار یہ لوگ اپنی جانوں پر کھیل کر فریضہ اطاعت کو ادا کرتے رہے۔ اس کی ایک مثال جنگ حنین ہے۔

جنگ حنین کے موقعہ پر جب مکہ کے (نومسلم) لشکر اسلام میں یہ کہتے ہوئے شامل ہو گئے کہ آج ہم اپنی بہادری کے جوہر دکھائیں گے اور پھر بنو ثقیف کے حملہ کی تاب نہ لا کر میدان جنگ سے بھاگے تو ایک وقت ایسا آیا کہ رسول کریم ﷺ کے اردگرد صرف بارہ صحابی رہ گئے۔ اسلامی لشکر جو دس ہزار کی تعداد میں تھا اس میں بھاگڑ مچ گئی اور کفار کا لشکر جو تین ہزار تیر اندازوں پر مشتمل تھا آپؐ کے دائیں بائیں پہاڑیوں پر چڑھا ہوا آپؐ پر تیر برسا رہا تھا۔ مگر اس وقت بھی آپ پیچھے نہیں ہٹنا چاہتے تھے بلکہ آگے جانا چاہتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے گھبرا کر آپؐ کی سواری کی لگام پکڑ لی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری جان آپؐ پر قربان ہو۔ یہ آگے بڑھنے کا وقت نہیں۔ ابھی لشکر اسلام جمع ہو جائے گا تو پھر ہم آگے بڑھیں گے۔ مگر آپؐ نے بڑے جوش سے فرمایا کہ میری سواری کی باگ چھوڑ دو اور پھر ایڑی لگاتے ہوئے آگے بڑھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب

یعنی میں موعود نبی ہوں جس کی حفاظت کا دائمی وعدہ ہے جھوٹا نہیں ہوں۔ اس لئے تم تین ہزار تیر انداز ہو یا تیس ہزار مجھے تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔ اور اے مشرکو۔ میری اس دلیری کو دیکھ کر کہیں مجھے خدا نہ سمجھ لینا۔ میں ایک انسان ہوں اور تمہارے سردار عبدالمطلب کا بیٹا (یعنی پوتا) ہوں۔ آپؐ کے چچا حضرت عباسؓ کی آواز بہت اونچی تھی۔ آپؐ نے ان کی طرف دیکھا۔ اور فرمایا۔ عباسؓ آگے آؤ اور آواز دو اور بلند آواز سے پکارو کہ اے سورہ بقرہ کے صحابیو! (یعنی جنہوں نے سورہ بقرہ یاد کی ہوئی ہے) اے حدیبیہ کے دن درخت کے نیچے بیعت کرنے والو! خدا کا رسولؐ تم کو بلاتا ہے۔ ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ مکہ کے تازہ نو مسلمانوں کی بزدلی کی وجہ سے جب اسلامی لشکر کا اگلا حصہ پیچھے کی طرف بھاگا تو ہماری سواریاں بھی دوڑ پڑیں اور جتنا ہم روکتے تھے اتنا ہی وہ پیچھے کی طرف بھاگتی تھیں۔ یہاں تک کہ عباسؓ کی آواز میدان میں گونجنے لگی کہ ”اے سورہ بقرہ کے صحابیو! اے حدیبیہ کے دن درخت کے نیچے بیعت کرنے والو! خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔“ یہ آواز جب میرے کان میں پڑی۔ تو مجھے یوں معلوم ہوا کہ میں زندہ نہیں بلکہ مردہ ہوں۔ اور اسرافیل کا صور فضا میں گونج رہا۔ میں نے اپنے اونٹ کی لگام زور سے کھینچی اور اس کا سر پیٹھ سے لگ گیا۔ لیکن وہ اتنا بدکا ہوا تھا کہ جونہی میں نے لگام ڈھیلی کی وہ پھر پیچھے کی طرف دوڑا۔ اس پر میں نے اور میرے بہت سے ساتھیوں نے تلواریں نکال لیں اور کئی تو اونٹوں پر سے کود گئے اور کئی نے اونٹوں کی گردنیں کاٹ دیں اور رسول کریم ﷺ کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔ اور چند لمحوں میں ہی وہ دس ہزار صحابہؓ کا لشکر جو بے اختیار مکہ کی طرف بھاگا جا رہا تھا آپ کے گرد جمع ہو گیا اور تھوڑی دیر میں پہاڑیوں پر چڑھ کر اس نے دشمن کا تہس نہس کر دیا۔ اور یہ خطرناک شکست ایک عظیم الشان فتح کی صورت میں بدل گئی۔

حرمت شراب کے موقعہ پر بھی صحابہ نے جو نمونہ دکھایا وہ غیر معمولی ہے۔ عربوں کی شراب سے محبت اور پھر نفرت کا مضمون بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

”عرب کا ایک شاعر ابو محجن ثقفی اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے کہتا ہے۔

جب میں مرجاؤں تو مجھے انگور کے درختوں کے پاس دفن کیجیو تا کہ اس کی جڑیں میری ہڈیوں کو سیراب کرتی رہیں اور مجھے جنگل میں دفن نہ کیجیو۔ تا ایسا نہ ہو کہ مرنے کے بعد میں شراب سے محروم رہ جاؤں۔ (کتاب الشعر والشعراء لابن قتیبہ)

شعراء کے کلام کے علاوہ لغت عرب بھی عرب کے شراب پر شیدائی ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ عربی زبان میں شراب کے نام اس کثرت سے پائے جاتے ہیں کہ ان کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ اور کسی زبان میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ تمدن عرب بھی اس بات کا شاہد ہے کہ عرب شراب نوشی میں نہ صرف کامل تھا بلکہ باقی تمام دنیا سے بڑھا ہوا تھا۔ کیونکہ عرب میں شراب کشید کرنے کا طریق بہت قدیم زمانہ میں دریافت کر لیا گیا تھا۔ چنانچہ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں لکھا ہے۔

”معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانہ کے لوگوں کو شراب کے کشید کرنے کا طریق معلوم تھا اور تاریکی کے زمانوں میں عرب لوگ شراب کے کشید کرنے کا کام کیا کرتے تھے۔“

اس تاریخی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب قدیم زمانہ میں شراب بنانے اور اس کے استعمال کرنے میں سب سے آگے تھے۔ بلکہ وہ دنیا کے لئے کشید کردہ شراب کی جو خمیر سے تیار کردہ شراب سے زیادہ سخت اور زیادہ عادی بنا دینے والی ہے اکیلی منڈی بنا ہوا تھا یہ ملک تھا جس میں محمد رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے۔ اور یہ قوم تھی جس سے شراب چھڑانے کا انہوں نے ارادہ کیا۔ اس ارادہ کے پورا کرنے کے لئے انہوں نے کیا تدابیر اختیار کیں۔ اور ان کا کیا نتیجہ نکلا۔ یہ ایک حیرت انگیز تاریخی واقعہ ہے۔ جس پر تمام عقلیں دنگ ہیں اور کل دانا انگشت بدنداں۔ اس شراب کے نشہ میں مخمور رہنے والی قوم اور شراب کو اپنا ایک ہی دل لگی کا ذریعہ سمجھنے والی جماعت میں ایک دن محمد رسول اللہ ﷺ نکلتے ہیں۔ اور مختصر اور صاف لفظوں میں خدا تعالیٰ کا یہ حکم سنا دیتے ہیں۔ کہ شراب کے نقصانات چونکہ اس کے نفع سے زیادہ ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے آئندہ کے لئے اس کو حرام کر دیا ہے۔ پس ہر ایک مسلمان کو چاہئے کہ اس سے پرہیز کرے۔ اور اس کا بنانا بیچنا۔ پینا اور پلانا ترک کر دے۔ اور اس حکم کو سن کر وہ شراب

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ نثار احمد

سلسلہ وار ہے وہی چہرہ

ایم ٹی اے پر اردو کلاس کا پروگرام آرہا تھا۔ خاکسار نے اپنی بیگم صاحبہ سے کہا کہ ایک ایک چیز غور سے دیکھیں۔ جب حضرت صاحب بچوں کو کچھ کھانے پینے کی چیزیں تقسیم کروا رہے ہوتے ہیں تو حضرت صاحب کے چہرہ پر ایک عجیب خوشی و مسرت کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ ایک ایک بچے سے انفرادی طور پر پوچھتے ہیں تمہیں مل گیا۔ تمہیں مل گیا۔ کسی کو کہہ رہے ہوتے ہیں۔ تمہارا بھائی یا بہن آج نہیں آئے۔ ان کیلئے گھر لے جاؤ۔

کسی بچے کو اپنے ہاتھ سے کھانا ڈال کر دے رہے ہیں جب کھانا لذیذ ہو تو حضرت صاحب اس کی تعریف کرتے ہیں۔ جب کبھی نمک مرچ کم یا زیادہ ہو تو ہلکی سی پیار بھری ڈانٹ بھی پلا دیتے ہیں۔ مسلسل کئی سالوں سے یہ پروگرام جو اب M.T.A. کے مقبول ترین پروگراموں میں شمار ہوتا ہے نشر ہو رہا ہے۔ اور کوئی ایک بھی پروگرام ایسا نہیں جس میں حضرت صاحب کے چہرے کے تاثرات سے خوشی و محبت نمایاں طور پر نظر نہ آرہی ہو۔

ہم نے ایسی مائیں تو دیکھی ہیں جو اپنے بچوں کو کھلا پلا کر خوش ہوتی ہیں۔ لیکن یہ کتنا پیارا وجود ہے جو دوسرے بچوں کی مہمان نوازی پر خوشی سے پھولا نہ سما رہا ہو۔ ایسی محبت امام جماعت سے بڑھ کر بھلا کون کر سکتا ہے۔

M.T.A. پر یہ پروگرام دیکھتے دیکھتے میں نے ماضی کے جھروکوں میں جھانکنا شروع کیا تو آج سے 100 سال قبل کے واقعات ایک فلم کی طرح آنکھوں کے آگے آنے شروع ہو گئے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ کی مہمان نوازی کے قصے جن سے احباب بخوبی واقف ہیں۔ ایسے دلکش ہیں کہ روح وجد میں آجاتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ کا اپنے ہاتھ سے مہمانوں کیلئے چارپائی تیار کرنا۔ پھر رات کے وقت مہمان خانے میں آکر کسی مہمان کو کہنا کہ مجھے خیال آیا کہ شاید آپ سونے سے پہلے دودھ پینے کے عادی ہوں اس لئے آپ کیلئے یہ دودھ لایا ہوں۔

کبھی کسی مہمان کیلئے اپنے ہاتھ سے کھانا لیکر آنا اور فرمانا کہ میں پانی بھی لے کر آتا ہوں۔ کسی مہمان کے چارپائی پر آنکھ لگ جانے کی صورت میں خود آپ کا فرش پر بیٹھے رہنا۔ کسی مہمان کا یکہ سے سامان اتروانا۔ غرض تاریخ احمدیت حضرت بانی سلسلہ کی مہمان نوازی کے ان دلکش پھولوں سے سجی ہوئی ہے۔

مہمان نوازی کا یہ سلسلہ نسل در نسل اس خاندان مبارکہ میں چلا آرہا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا امامت کے عہدہ سے قبل بھی مہمانوں سے ایسا ہی محبت بھرا سلوک تھا۔

خاکسار کو اچھی طرح یاد ہے کہ ایک مرتبہ میرے چچا جان شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت کوئٹہ نے اپنی بچی کا رخصتانہ ربوہ میں کرنے کا فیصلہ کیا۔ تمام قریبی رشتہ دار مختلف شہروں سے ربوہ میں پہنچے اور ایک ریسٹ ہاؤس میں قیام کیا۔ اس رات ربوہ میں موسلا دھار بارش ہوئی اور ربوہ کی گلیوں سے گزرنا ناممکن بنا ہوا تھا۔ صبح صبح ہم نے ایک عجیب نظارہ دیکھا۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سائیکل چلاتے ہوئے ہماری قیام گاہ پہنچے۔ سائیکل کے پیچھے دودھ سے بھرا ہوا برتن رکھا ہوا ہے۔ فرمانے لگے آپ کے مہمانوں کیلئے یہ دودھ لایا ہوں۔

حضرت صاحب کی اس عنایت پر ابھی ہم کچھ شرمندگی اور کچھ حیرانگی سے یہ منظر دیکھ رہے تھے کہ حضرت صاحب سائیکل پر سوار ہو لئے۔ اور یہ جا اور وہ جا۔ حضرت صاحب کی سائیکل اور جوتے اس وقت کیچڑ سے بھرے ہوئے تھے۔ لیکن یہ مرد قلندر ان چیزوں سے بے نیاز تھا۔

امامت کے منصب پر سرفراز ہونے سے پہلے خاکسار کو متعدد بار حضرت صاحب کے ساتھ سفر کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ایک مرتبہ خاکسار حضرت صاحب کو لاہور سے ربوہ لے کر جا رہا تھا۔ جب ہم ربوہ پہنچے تو حضرت صاحب خاکسار کو دفتر میں بٹھا کر خود فوری طور پر حضرت امام الثالث کے پاس تشریف لے گئے اور مجھے فرمانے لگے کہ ابھی واپس نہ جانا۔

خاکسار حکم کی تعمیل میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دفتر کے کارکن بہت ہی پر تکلف چائے لے کر آئے۔ خاکسار نے چائے وغیرہ پی اور پھر لاہور واپس جانے کا ارادہ کیا۔ لیکن مجھے پیغام ملا کہ ابھی جانا نہیں۔ خاکسار پھر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد مجھے کارکن نے کہا۔ شیخ صاحب آپ کا کھانا لگ گیا ہے۔ کھانا کھالیں۔

خاکسار نے عرض کیا کہ ابھی تو میں نے اتنی پر تکلف چائے وغیرہ پی لی ہے۔ اب تو کھانے کی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن مجھے کہا گیا کہ حضرت صاحب کی تاکید ہے۔ خاکسار نے حکم کی تعمیل میں کھانا کھانا شروع کر دیا۔ ابھی میں نے چند لقمے ہی لئے تھے کہ حضرت صاحب تشریف لے آئے۔ اور بڑی شفقت اور محبت سے فرمایا کہ مجھے بار بار خیال آرہا تھا کہ آپ کہیں چلے نہ جائیں۔ اس لئے آپکو دیکھنے چلا آیا۔ کچھ دیر بعد خاکسار نے عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو اب میں واپس چلا جاؤں۔ حضرت صاحب نے بڑی محبت و شفقت سے گلے لگایا۔ خاکسار کی آنکھیں نم ہو گئیں اور میں نے دل میں سوچا کہ کہاں میں کہاں یہ مقام۔ یہ پیارے لوگ اپنے ادنیٰ خادم سے بھی کس قدر شفقت و عنایت کرتے ہیں۔

اس طرح ایک مرتبہ خاکسار جب ربوہ گیا تو حضرت صاحب کو ملنے وقف جدید کے دفتر گیا۔ بڑی محبت سے ملے۔ جب میں جانے لگا تو فرمانے لگے واپس لاہور کب جاؤ گے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ شام کو جاؤں گا۔ فرمانے لگے اچھا مل کر جانا۔ خاکسار جب شام کو حضرت صاحب سے ملنے گھر گیا اور عرض کی کہ واپس لاہور جا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا تھا مل کر جانا۔ فرمانے لگے ایک منٹ ٹھہرو۔ حضرت صاحب گھر کے اندر تشریف لے گئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد خاکسار نے دیکھا کہ حضرت صاحب ڈھیر سارا ڈرائی فروٹ لے کر آگئے۔ خاکسار نے تھوڑی سی ہچکچاہٹ کا اظہار کیا تو حضرت صاحب نے میری ساری جیبیں ڈرائی فروٹ سے بھر دیں اور فرمانے لگے واپس سفر میں کھاتے جانا۔ خاکسار اپنے واپسی سفر میں حضرت صاحب کی ان عنایات اور مہمان نوازی کی ان اعلیٰ قدروں پر غور کرتا رہا۔ اور اپنی خوش نصیبی پر رشک بھی۔

حضرت صاحب خود کھانے پکانے کے ماہر بھی ہیں۔ ابھی چند روز ہوئے M.T.A. پر اردو پروگرام میں فرمانے لگے۔ کہ ناروے کے ایک دورے میں میں نے دال چاول بنائے تھے۔ جو سب کو بے حد پسند آئے۔ حضرت صاحب کھانے کے معاملے میں مصالحہ جات کے متوازن ہونے پر زور دیتے ہیں۔ لیکن ہر جگہ یہ معاملہ نہیں ہے۔

ایک مرتبہ خاکسار لاہور میں ایک دوست کے گھر بیٹھا تھا کہ دوپہر کے کھانے کا وقت ہو گیا۔ اور اس دوست نے کھانا کھانے پر اصرار کیا۔ چونکہ بے تکلف دوست تھا اس لئے خاکسار کھانا کھانے بیٹھ گیا۔ ابھی میں نے پہلا نوالہ دال کا منہ میں ڈالا تو خاکسار کے چودہ طبق روشن ہو گئے کیونکہ اس سے بدمزہ کھانا شائد ہی کبھی کھایا ہو۔ خاکسار کی ہمت نہیں پڑ رہی تھی کہ دوسرا نوالہ لوں کہ اتنے میں اچانک گھنٹی بجی اور میرے دوست نے کہا کہ حضرت میاں طاہر احمد صاحب تشریف لائے ہیں۔ حضرت صاحب نے علیک سلیک کے بعد فرمایا کہ کھانا تو میں نے بھی کھانا ہے۔

اب حضرت صاحب نے وہی کھانا اپنی پلیٹ میں ڈالا۔ خاکسار اس لمحے سخت گھبراہٹ اور انجانے خوف میں مبتلا ہو گیا کہ یہ بدمزہ کھانا حضرت صاحب کیسے کھائیں گے۔ حضرت صاحب نے جب پہلا لقمہ لیا تو خاکسار نے چوری آنکھوں سے حضرت صاحب کے چہرے کے تاثرات جانچنے کی کوشش کی۔ میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب میں نے حضرت صاحب کو نہایت اطمینان اور سکون سے پورا کھانا کھاتے دیکھا۔ تب میں نے سوچا کہ حضرت صاحب کو اپنے میزبان کی کسی صورت میں دل شکنی گوارا نہیں تھی۔ حضرت صاحب کی طبیعت میں سادگی اور درویشانہ اوصاف کی یہ ایک اعلیٰ مثال تھی۔

ان چند واقعات سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ حضرت صاحب کو اللہ تعالیٰ نے آغاز سے ہی ان اعلیٰ صفات سے متصف کر رکھا تھا جو اس عالی منصب کے شایان شان ہوا کرتی ہیں۔ اور درحقیقت یہ سارا فیض حضرت مسیح موعود کا ہے جن کے طفیل یہ بلند قدریں جماعت احمدیہ میں جاری ہیں۔

☆......☆......☆......☆

عالمی منظر

سید ظہور احمد شاہ

امریکہ اور چین کے نئے تعلقات

صدر امریکہ بل کلنٹن کا دورہ چین کامیاب رہا ہے اور دونوں ملکوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ امریکہ اور چین آئندہ مل جل کر کام کریں گے اور دنیا کے تمام مسائل کو حل کرنے کے سلسلے میں ایک دوسرے سے صلاح و مشورہ کرتے رہیں گے۔

اس دہائی کے شروع میں جب روس خود بخود ہی منتشر ہو رہا تھا اور ایک ورلڈ پاور کے درجہ سے گر کر مغرب سے مدد کا طلبگار تھا اس وقت عام خیال یہی تھا کہ اب جبکہ امریکہ نے اپنے سب سے بڑے مدمقابل کو نیچا دکھا دیا ہے وہ روس کے بعد چین کا بھی وہی حشر کرنے کے لئے اپنی تگ و دو دوچند کر دے گا اور 1989ء میں بیجنگ کے تان من سکوائر میں جمہوریت پسند لوگوں کے مظاہرہ پر جس طرح کا ردعمل چین کی حکومت کی طرف سے ظہور پذیر ہوا اس سے کوئی شخص یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اب ان دونوں ملکوں کے تعلقات بہتری کی طرف مائل ہوں گے۔ لیکن پھر کچھ ایسی ناقابل یقین ہوا چلی کہ امریکہ اور چین دن بدن ایک دوسرے کے قریب آنے لگے اور صرف گزشتہ آٹھ ماہ کے دوران دونوں ملکوں کے صدر صاحبان نے ایک دوسرے کے ملک کے جو دورے کئے وہ بے حد کامیاب رہے۔ پہلے صدر جیانگ نے امریکہ کا دورہ کیا تھا اور اب صدر کلنٹن نے چین کا آٹھ روزہ دورہ کیا۔ جس میں دونوں نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور یہ پریس کانفرنس بھی اسی بات کی غماز تھی کہ اب یہ دونوں ملک آپس میں تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ باوجود اس بات کے کہ صدر کلنٹن نے اس پریس کانفرنس میں بعض ایسی باتیں کہیں جو چینی صدر کے لئے ناخوشگوار تھیں لیکن چونکہ ان کے ساتھ کسی قسم کی دھمکیاں اور دھونس شامل نہیں تھی اس لئے صدر چین نے بھی ان کا کوئی خاص نوٹس نہیں لیا اور پریس کانفرنس کا آخری نتیجہ یہی نکلا کہ دونوں ایک دوسرے کی باتیں اچھے موڈ میں سنتے رہے اور صدر چیانگ کا یہ کہنا کہ اب چین اور امریکہ دونوں ایک دوسرے کے دوست ہیں نہ کہ مدمقابل اس بات کا واضح اعلان تھا کہ امریکہ اور چین تمام دنیا کے معاملات کو حل کرنے میں مل جل کر کام کریں گے جن میں ایٹمی مسائل سے لے کر بین الاقوامی اقتصادیات جیسے تمام مسائل شامل ہوں گے۔

لیکن امریکہ اور چین کے تعلقات کی اس نئی جہت سے ایشیا کے بعض ممالک مثلاً بھارت، جاپان اور تائیوان میں ایک خوف اور ناراضگی کی لہر کا پیدا ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ بھارت نے اپنے ایٹمی دھماکوں کی وجہ یہ بھی بیان کی تھی کہ اسے چین سے خطرہ ہے اس لئے یہ دھماکے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 17 - جولائی 1998ء

12-35 رات - چلڈرنز کارنر - یسرنا القرآن
1-05 رات - فرام دی آرکائیوز - تبرکات - تقریر از حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب - جلسہ سالانہ 1970ء
2-00 رات - ہومیوپیتھی کلاس -
3-10 رات - ڈاکومنٹری - قلعہ دراوڑ -
3-20 رات - ڈچ زبان سیکھیے -
4-40 صبح - چلڈرنز کارنر یسرنا القرآن -
4-55 صبح - واقفین نو پروگرام - از ربوہ -
5-20 صبح - لقاء مع العرب -
6-15 صبح - کوئز پروگرام - تاریخ احمدیت -
7-00 صبح - اردو کلاس -
8-15 صبح - ڈچ زبان سیکھیے -
8-45 صبح - ہومیوپیتھی کلاس -
10-45 صبح - چلڈرنز کارنر - یسرنا القرآن -
11-10 دوپہر - پشتو پروگرام - درس الحدیث -
11-20 دوپہر - پشتو مشاعرہ "وارندہ سفر"
11-45 دوپہر - فرام دی آرکائیوز - تبرکات تقریر از حضرت مولانا ابوالعطاء -
12-40 دوپہر - لقاء مع العرب -
1-45 دوپہر - اردو کلاس -
2-50 سہ پہر - کمپیوٹر سب کے لئے -
4-45 سہ پہر - نظم - درود شریف
5-00 سہ پہر - خطبہ جمعہ - لائیو - از بیت الفضل لندن -
6-05 شام - فن کدہ
7-35 شام - لقاء مع العرب -
8-50 رات - خطبہ جمعہ - (دوبارہ) -
10-25 رات - اردو کلاس -

☆......☆......☆......☆

ہفتہ 18 - جولائی 1998ء

12-30 رات - چلڈرنز کارنر - حضرت صاحب کے ساتھ -
1-10 رات - طبی معاملات - ایک گفتگو - خود کو فٹ رکھیے -
1-45 رات - خطبہ جمعہ - دوبارہ -
4-30 رات - چلڈرنز کلاس - حضرت صاحب کے ساتھ -
5-05 صبح - لقاء مع العرب -
6-20 صبح - خطبہ جمعہ (دوبارہ) -
7-25 صبح - اردو کلاس -
8-30 صبح - کمپیوٹر سب کے لئے -
10-55 صبح - چلڈرنز کارنر - حضرت صاحب کے ساتھ -
11-25 دوپہر - سرائیکی پروگرام - سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کوئز پروگرام - اطفال الاحمدیہ پاکستان -
11-50 دوپہر - درس الحدیث - سرائیکی ترجمہ کے ساتھ -
12-00 طبی معاملات - خود کو فٹ رکھیے -
12-30 دوپہر - ایم ٹی اے ورائٹی - تقریر از مجیب الرحمٰن صاحب احمدی معاشرے کی اقدار اور ہماری ذمہ داریاں -
1-00 دوپہر - لقاء مع العرب -
2-00 دوپہر - اردو کلاس -
3-10 دوپہر - ایم ٹی اے ورائٹی -
4-30 سہ پہر - ڈش زبان سیکھیے - (نوٹ سویڈش زبان سکھانے کا سلسلہ دوبارہ اکتوبر 98ء سے شروع ہوگا -
6-00 شام - ملاقات بچوں سے حضرت صاحب کے ساتھ -
8-05 رات - لقاء مع العرب -
9-10 رات - تفسیر الکبیر - مسٹر اید لبی صاحب -
10-15 رات - اردو کلاس -

☆......☆......☆......☆

اتوار 19 - جولائی 1998ء

12-20 رات - چلڈرنز کارنر - قرآن کریم کوئز -
12-45 رات - مجلس سوال و جواب
2-20 رات - چلڈرنز کلاس - حضرت صاحب کے ساتھ -
3-30 رات - ڈینش زبان سیکھیے -
4-50 صبح - چلڈرنز کارنر - قرآن کریم کوئز - ربوہ -
5-20 صبح - لقاء مع العرب -
6-20 صبح - کینیڈین ہورائزن - چلڈرنز کارنر حضرت صاحب کے ساتھ -
7-05 صبح - اردو کلاس -
8-10 صبح - ڈینش زبان سیکھیے -
8-50 صبح - چلڈرنز کارنر حضرت صاحب کے ساتھ -
10-35 صبح - چلڈرنز کارنر - قرآن کریم کوئز - ربوہ -
11-00 دوپہر - خطبہ جمعہ - (دوبارہ) -
12-10 دوپہر - مجلس سوال و جواب -
1-45 دوپہر - لقاء مع العرب -
2-50 دوپہر - اردو کلاس -
4-30 سہ پہر - چینی زبان سیکھیے -
7-00 شام - انگریزی دان دوستوں سے ملاقات -
8-10 رات - لقاء مع العرب -
9-15 رات - البانین پروگرام - مجلس سوال و جواب -
10-30 رات - اردو کلاس -

☆......☆......☆......☆

سوموار - 20 - جولائی 1998ء

12-40 رات - چلڈرنز کارنر - چلڈرنز ورکشاپ -
1-00 رات - درس القرآن -
2-30 رات - ایم ٹی اے - ورائٹی - ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی -
3-10 رات - چینی زبان سیکھیے -
4-40 صبح - چلڈرنز کارنر - چلڈرنز ورکشاپ -
5-15 صبح - لقاء مع العرب -
6-20 صبح - ایم ٹی اے امریکہ - عالمی امن کس طرح حاصل ہو؟
6-40 صبح - ایم ٹی اے ورائٹی - ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی -
7-20 صبح - اردو کلاس -
8-25 صبح - چینی زبان سیکھیے -
8-55 صبح - ملاقات - انگریزی دان دوستوں سے -
10-45 صبح - چلڈرنز ورکشاپ -
11-20 دوپہر - درس القرآن -
1-00 دوپہر - لقاء مع العرب -
2-05 دوپہر - اردو کلاس
3-15 دوپہر - ایم ٹی اے سپورٹس - سالانہ کھیلیں انصار اللہ ربوہ -
4-30 سہ پہر - نارویجین زبان سیکھیے -
7-00 شام - ہومیوپیتھی کلاس -
8-10 رات - لقاء مع العرب -
10-30 رات - اردو کلاس -

☆......☆......☆......☆

منگل 21 - جولائی 1998ء

12-35 رات - چلڈرنز کارنر - حضرت صاحب سے ملاقات -
1-05 رات - روحانی خزائن -
1-50 رات - ایم ٹی اے ورائٹی - تقریر از سید احمد علی شاہ صاحب - فضائل قرآن -
2-10 رات - ہومیوپیتھی کلاس -
3-15 رات - نارویجین زبان سیکھیے -
4-45 صبح - چلڈرنز کلاس - حضرت صاحب کے ساتھ -
5-15 صبح - لقاء مع العرب -
6-15 صبح - ایم ٹی اے سپورٹس - سالانہ کھیلیں انصار اللہ ربوہ -
7-00 صبح - اردو کلاس -
8-10 صبح - نارویجین زبان سیکھیے -
8-50 صبح - ہومیوپیتھی کلاس -
10-45 صبح - چلڈرنز کارنر - حضرت صاحب سے ملاقات -
11-15 دوپہر - پشتو پروگرام - خطبہ جمعہ 17-10-1997
12-20 دوپہر - روحانی خزائن -
1-00 دوپہر - لقاء مع العرب -
2-00 دوپہر - اردو کلاس -
3-10 دوپہر - طبی معاملات - انتقال خون -
4-35 دوپہر - فرنچ زبان سیکھیے -
7-05 شام - ترجمۃ القرآن کلاس -
8-10 رات - لقاء مع العرب -
10-30 رات - اردو کلاس -

☆......☆......☆......☆

بدھ 22 - جولائی 1998ء

12-35 رات - چلڈرنز کارنر - یسرنا القرآن -
1-00 رات - ایم ٹی اے ورائٹی - جلسہ نومبایعین -
1-30 رات - ہماری کائنات -
2-00 رات - ترجمۃ القرآن کلاس -
3-10 رات - فرنچ زبان سیکھیے -
4-45 صبح - چلڈرنز کارنر - یسرنا القرآن -
5-05 صبح - لقاء مع العرب -
6-05 صبح - طبی معاملات - انتقال خون -
6-50 صبح - اردو کلاس -
7-55 صبح - فرنچ زبان سیکھیے -
8-40 صبح - ترجمۃ القرآن کلاس -
10-40 صبح - چلڈرنز کارنر - یسرنا القرآن -
12-00 دوپہر - ہماری کائنات -
12-30 دوپہر - ایم ٹی اے ورائٹی
1-00 دوپہر - لقاء مع العرب -
2-05 دوپہر - اردو کلاس -
3-10 دوپہر - ایم ٹی ورائٹی - اردو ادب کا احمدیہ دبستان -
4-35 دوپہر - ترکی زبان سیکھیے -
7-00 شام - ترجمۃ القرآن کلاس -
8-10 رات - لقاء مع العرب -
10-30 رات - اردو کلاس -

☆......☆......☆......☆

جمعرات 23 - جولائی 1998ء

12-40 رات - چلڈرنز کارنر - حضرت صاحب سے ملاقات -
1-10 رات - ایم ٹی اے لائف سٹائل - لجنہ میگزین -
2-00 رات - ترجمۃ القرآن کلاس -
3-10 رات - ترکی زبان سیکھیے -
3-40 رات - ایم ٹی اے ورائٹی - پاکستان کے مزارات
4-35 صبح - چلڈرنز کارنر - حضرت صاحب سے ملاقات -
5-10 صبح - لقاء مع العرب -
6-10 صبح - کینیڈین ڈیسک - ٹیک ٹاک -
6-30 رات - اردو کلاس -
7-40 صبح - ترکی زبان سیکھیے -
8-10 صبح - ایم ٹی اے ورائٹی - اردو ادب کا احمدیہ دبستان -
8-55 صبح - ترجمۃ القرآن کلاس -
10-50 صبح - چلڈرنز کارنر - حضرت صاحب سے ملاقات -

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

11-20 دوپہر۔ سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ 10-5-1996

12-20 دوپہر۔ ایم ٹی اے لائف سٹائل۔ لجنہ میگزین۔

1-00 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔

2-00 دوپہر۔ اردو کلاس۔

3-10 دوپہر۔ کوئز۔ تاریخ احمدیت۔

4-35 دوپہر۔ عربی زبان سیکھئے۔ (ڈچ زبان سیکھئے جنوری 99ء میں دوبارہ)۔

7-00 شام۔ ہومیوپیتھی کلاس۔

8-15 رات۔ لقاء مع العرب۔

10-30 رات۔ اردو کلاس۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 3

ہیرو جو ساری زندگی اس ملک پاکستان کی ترقی، خوشحالی اور اس کے نام کی بلندی کے لئے کوشاں رہا۔ اس کے آخری دیدار اور اس کی آخری رسومات میں شرکت کے لئے آئے۔ پاکستانی سیاست اور میڈیا کے اس سلوک سے یہ اندازہ بخوبی ہو جاتا ہے کہ ہماری ذہنیت اور سوچ کیا ہے اور علم اور علمی ہیروز کا ہماری نظر میں کیا مقام ہے۔ اور وہ وفات کے بعد بھی وطن میں اجنبی ہی رہا۔

(ماہنامہ خالد۔ دسمبر 97ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

کے شیدائی اپنا سر نیچا کر لیتے ہیں۔ اور ایک شخص کے منہ سے بھی اس کے خلاف آواز نہیں نکلتی۔ ہر ایک ان میں سے شرح صدر سے اس حکم کو قبول کر لیتا ہے۔ اور اس وقت کے بعد شراب کا گلاس کسی ایک فرد کے منہ کے قریب بھی نہیں جاتا۔ وہ لوگ مہلت نہیں مانگتے قلت و کثرت کا سوال نہیں اٹھاتے۔ کیونکہ محمد رسول اللہ ﷺ نے ان کو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ جس چیز کی زیادتی حرام ہے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ ان میں لیکچروں کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ شراب کی برائیاں ذہن نشین کرنے کی حاجت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اسلام نے ان کے ذہنوں کو ایسی جلا دے دی تھی کہ حق بات کی طرف توجہ دلانا ان کے لئے کافی ہوتا تھا۔ اور تعصب اور خودبینی سے ان کو اس قدر دور کر دیا تھا کہ اپنی غلطیاں خود بخود ان کی آنکھوں کے سامنے آجاتی تھیں۔ پس کسی لیکچرار کے لیکچر یا میجک لنٹرن کی تصاویر کی ان کو ضرورت نہ تھی۔ ان کے لئے صرف ایک اشارہ کافی تھا۔ ایک لفظ بس تھا۔ اور سب معاملہ آپ ہی آپ ان کے لئے واضح ہو گیا۔ ان کا اپنا نفس ان کے لئے لیکچرار تھا اور گوشہ ہائے دماغ میجک لنٹرن کے پردے۔ جن پر وہ عقل کی آنکھوں کے ساتھ خوب اچھی طرح ان بدمستیوں کے نظاروں کو دیکھ سکتے تھے جو شراب نوشی کے نتیجہ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ جھوٹی تصویروں کے محتاج نہ تھے۔ سچا نقشہ ان کی راہنمائی کے لئے کافی تھا۔ اسلام کے اس دو حرفہ حکم کا جو اثر شراب نوشی پر ہوا۔ اس کی بہترین مثال ذیل کا واقعہ ہے۔ جو مسلم، مسند احمد بن حنبل" اور ابن جریر کی روایات سے ماخوذ ہے۔

حضرت انسؓ جو رسول کریم ﷺ کے خدام میں سے تھے اور مدینہ کے رہنے والے تھے۔ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن ابو طلحہؓ کے مکان پر مجلس شراب لگی ہوئی تھی اور بہت سے دوست جمع تھے۔ میں شراب پلا رہا تھا۔ دور پر دور چل رہا تھا۔ اور نشہ کی.... وجہ سے ان کے سر جھکنے لگے تھے۔ کہ اتنے میں گلی میں کسی نے آواز دی کہ شراب حرام کی گئی ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اٹھ کر دریافت کرو کہ یہ بات درست بھی ہے یا نہیں۔ مگر بعض دوسروں نے کہا کہ نہیں پہلے شراب بہا دو پھر دیکھا جائے گا۔ اور مجھے حکم دیا کہ میں شراب کا برتن توڑ کر شراب بہا دوں۔ چنانچہ میں نے ایک سونٹا مار کر وہ گھڑا جس میں شراب تھی توڑ دیا اور اس کے بعد وہ لوگ کبھی شراب کے نزدیک نہیں گئے۔"

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 491)

صحابہ کی یہ اطاعت رسول کریم ﷺ کی صداقت اور قوت قدسیہ کا زبردست نمونہ ہے۔ حضرت مسیح موعود اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"آپ کی جماعت نے اطاعت الرسول کا وہ نمونہ دکھایا اور اس کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو ان کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا...... اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔"

(الحکم 10 فروری 1901ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اطاعت کے بلند نظارے پیش کرتے ہوئے خدا کا قرب حاصل کریں۔

★......★......★......★

بقیہ صفحہ 5

ضروری تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ امریکہ بھارت کو چین کے مدمقابل کے طور پر تیار کر رہا ہے اور بھارت اپنی جگہ مطمئن تھا کہ اسے اس طرح امریکہ کی مدد حاصل رہے گی۔ لیکن اب تو معلوم ہوتا ہے کہ پانسہ ہی پلٹ گیا ہے۔ بھارت کو ایک نئی دنیا میں اپنی پالیسیاں تیار کرنا ہوں گی جس میں دنیا کی سب سے طاقت ور حکومت اور دنیا کی سب سے زیادہ آبادی رکھنے والی حکومت آپس میں اس بات پر متفق معلوم ہوتی ہیں کہ دنیا میں ہر مسئلہ میں دونوں آپس میں تعاون کریں گے اور یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ کشمیر بھی ان مسائل میں سے ایک بڑا مسئلہ ہے جو کہ ابھی تک حل طلب ہے۔ اور یقیناً یہ دو بڑے ملک اس سلسلے میں بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

بھارت نے ایٹمی دھماکہ کر کے اس بات کی کوشش کی تھی کہ اسے بھی دنیا کی عظیم طاقتوں میں شامل کیا جائے۔ لیکن بیجنگ میں ہونے والی امریکہ اور چینی صدور کی مشترکہ پریس کانفرنس میں بھارت کے اس دعویٰ کو ہرگز تسلیم نہیں کیا گیا۔ بلکہ بھارت اور پاکستان دونوں کو ہی ایک سطح پر رکھتے ہوئے دونوں سے کہا گیا ہے کہ وہ نئے ایٹمی تجربات کرنے اور نئے نیوکلیر ہتھیار بنانے اور استعمال کرنے سے باز رہیں۔ اور اسی طرح ایسے میزائل بنانے سے بھی اجتناب کریں جن سے ایٹمی ہتھیار دوسرے ملک پر پھینکے جا سکتے ہوں۔ اور اس طرح امریکہ نے جنوبی ایشیا میں امن برقرار رکھنے کے لئے چین کو بھارت کی سطح پر رکھنے سے نہ صرف انکار کیا ہے بلکہ اس مقصد کے لئے چین کی مدد چاہی ہے۔ اور اس طرح چین کو ایک فریق کی سطح سے اٹھا کر بہت بلند مرتبہ پر بٹھا دیا ہے۔ جو کہ یقیناً بھارت کے لئے بہت بڑا دھچکا ہو گا۔

اس پریس کانفرنس کے اثرات جاپان میں بھی محسوس کئے گئے ہیں۔ جاپان اور امریکہ کے درمیان ایک دفاعی معاہدہ بھی موجود ہے۔ امریکہ کے چالیس ہزار فوجی جاپان میں مستقل قیام پذیر ہیں۔ اور جاپان پچھلے پچاس سال سے امریکی خارجی پالیسی کا ایک مضبوط ستون بنا رہا ہے۔ لیکن اس دورے کے اثرات جاپان پر بہت دور رس ہوں گے جو جلد یا بدیر ضرور ظاہر ہوں گے۔

دنیا کی پہلے سوچ یہ تھی کہ کہیں ان دونوں ملکوں میں بھی سرد جنگ کا آغاز نہ ہو جائے جو کہ تمام قوموں کے لئے نقصان رساں ہو لیکن اب سوچیں بدل گئی ہیں دنیا پہلی سوچ کے الٹ اب یہ سوچ رہی ہے کہ ان دو بڑی طاقتوں کے اتحاد سے اس پر کیا اثرات مرتب ہوں گے۔

اگرچہ ان دونوں بڑی طاقتوں نے دنیا کو یقین دہانی کروائی ہے کہ یہ دوستی کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے نہیں کی گئی۔ لیکن ان یقین دہانیوں کے باوجود دونوں ملکوں کے بیانات اس بات کے غماز ہیں کہ چین اور امریکہ کے تعلقات میں بہتری کئی ممالک کے لئے پسندیدہ امر نہیں ہے۔

خدا کرے کہ یہ دونوں بڑے ممالک اس پریس کانفرنس میں کئے گئے وعدوں پر قائم رہیں اور تمام دنیا کے لئے یہ صورت حال بہتری کی فضا قائم کرنے والی ہو۔ (ماخوذ)

اطلاعات و اعلانات

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت اسیران راہ مولا کو مسلسل اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ان کی باعزت بریت کے سامان جلد فرمائے۔

○ مکرم سید حنیف احمد صاحب مربی سلسلہ (وکالت تبشیر) کے والد مکرم مکرم سید رفیق احمد صاحب گردے میں انفیکشن کی وجہ سے شدید بیمار ہیں ساتھ ہی بخار ہے جو کم نہیں ہو رہا۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

○ مکرم مرزا محمد اسلم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کے بھائی محترم مرزا شرف الدین صاحب اشرف آف فیصل آباد شدید بیمار ہیں باوجود علاج معالجہ کے مرض میں کمی نہیں ہو رہی۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید سید احمد شاہد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب رفیق حضرت مسیح موعود ساکن دارالصدر شرقی ربوہ مورخہ 98-7-12 بروز اتوار اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔

مرحوم کی نماز جنازہ اسی دن بعد نماز مغرب بیت المبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہونے پر محترم امیر صاحب مقامی نے دعا کروائی۔

مرحوم کی ولادت حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں 1908ء میں ہوئی آپ اولین افسر حفاظت خاص اور ناظم سپلائی جلسہ سالانہ کی خدمت سے مشرف رہے۔ آپ نہ صرف قادیان بلکہ انڈیا کے کبڈی والی بال کے بہترین کھلاڑی تھے۔ آپ بعد از پنشن بھی تاوقت صحت خاندان کی خدمت میں مصروف رہے آپ کے پسماندگان میں آپ کی بیوہ کے علاوہ آپ کے چار بیٹے ہیں اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا کرے اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

○ مکرم عبدالغفور خان صاحب لکانی بلوچ ولد دوست محمد خان بستی احمد پور ضلع ڈیرہ غازی خان حال خادم پارک عقب اتفاق ہسپتال ماڈل ٹاؤن لاہور مورخہ 98-7-7 جامن کے درخت سے گر کر وفات پا گئے ہیں۔

آپ نے ایک بیوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے اپنے پیچھے چھوڑے ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ عزیزہ صدف ثنا بنت مکرم خواجہ ثناء اللہ صاحب اسلام آباد کا نکاح ہمراہ عطاء القدوس منور صاحب ولد منور احمد صاحب حال مانچسٹر یو کے -/5000 پونڈ حق مہر پر مکرم اقبال احمد صاحب نجم مربی سلسلہ نے 98-4-25 کو اسلام آباد میں پڑھا احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ نکاح ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 16-جولائی-گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 28 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36 سنٹی گریڈ
17-جولائی غروب آفتاب 17-7
18-جولائی طلوع آفتاب 13-5

عالمی خبریں

اسرائیل نے دعویٰ کیا ہے کہ یروشلم کی توسیع کے معاملہ میں عالمی ادارے کو مداخلت کا حق حاصل نہیں ہے۔ فلسطینی نمائندہ حنان اشراوی نے عالمی ادارے سے مطالبہ کیا تھا کہ سلامتی کونسل اسرائیل کو مقبوضہ بیت المقدس کی حیثیت تبدیل کرنے سے روکے۔

سلامتی کونسل نے افغانستان میں جنگ بندی کا مطالبہ کردیا۔

ترکی کے وزیراعظم مسعود یلماز کو تحریک عدم اعتماد کا سامنا ہے۔

انڈونیشیا کی فوج نے اس سال کے شروع میں حکومت کے مخالف سیاسی کارکنوں کو اغوا کرنے کے واقعات میں مبینہ طور پر ملوث ہونے کے الزام میں اپنی ہی اعلیٰ تربیت یافتہ سپیشل فورس کے سات ارکان کو گرفتار کرلیا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں کے مطابق سابق صدر سوہارتو کے دور میں 20 سے زیادہ سیاسی کارکنوں کو غائب کردیا گیا تھا۔

کوسوو کے بحران کے سلسلے میں ترکی کے صدر سلیمان ڈیمریل البانیہ کے دارالحکومت ترانہ پہنچ گئے ہیں۔

امریکہ نے بھارتی سائنسدان اور اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین آر چند مبرم کو ویزا دینے سے انکار کردیا ہے۔

جاپان نے روس سے کہا ہے کہ وہ بھارت کو ایٹمی پروگرام ترک کرنے پر مجبور کرے۔

سوڈان کے جنوبی علاقوں میں جاری لڑائی سے ہزاروں افراد بھوک اور قحط کی صورت حال سے دوچار ہوکر درختوں کے پتے کھانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ جنگ کی وجہ سے انسانی ہمدردی کی امداد پہنچانے میں سخت مشکلات پیش آرہی ہیں۔

بھارت کی کٹر ہندو قوم پرست جماعت ویشیوا ہندو پریشد نے کہا ہے کہ بابری مسجد کی جگہ پر رام مندر کی تعمیر 2000ء تک مکمل ہو جائے گی۔

ایران میں مساجد کے لئے لاؤڈ سپیکر صرف اذان تک محدود کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

یمن میں تیل کی قیمتوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے قبائلیوں نے فوجی گاڑی پر حملہ کرکے 8 فوجیوں کو ہلاک کردیا۔

امریکی ریاست ٹیکساس میں شدید گرمی سے 23-افراد ہلاک ہوگئے۔ کینیڈا میں بھی شدید گرمی کی اطلاعات ملی ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

سپریم کورٹ نے حکومت سے کہا ہے کہ وہ ایمرجنسی نافذ کرنے کا جواز پیش کرے۔ عدلیہ بھی آئین کا حصہ ہے۔ جب بھی ایمرجنسی نافذ کی جائے تو حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ عدلیہ کے سامنے اس کا جواز پیش کرے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ ایمرجنسی کے بارے میں آئین میں کنفیوژن ہے اسے دور ہونا چاہئے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ صدر حکومت کی ایڈوائس کا پابند ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ سمری پر بغیر پڑھے دستخط کئے۔

کراچی کی سٹاک مارکیٹ میں چند دن کے بحران کے بعد مارکیٹ میں اچانک تیزی آگئی۔ ڈالر مزید سستا ہوگیا۔ یہ تبدیلی اسلامی ترقیاتی بینک کی طرف سے پاکستان کے لئے قرضہ کی حد بڑھانے کے فیصلے سے آئی ہے۔

فیصل آباد چنیوٹ میں طوفان بادو باراں آیا۔ 10-افراد ہلاک اور بیسیوں زخمی ہوگئے۔ لاہور قصور شیخوپورہ اور سیالکوٹ میں موسلا دھار بارش سے نشیبی علاقے زیر آب آگئے۔

امریکہ کے محکمہ خارجہ نے کہا ہے کہ ہم پاکستان اور بھارت کے درمیان اعتماد بحال کرنے میں مدد کریں گے۔ دونوں ملک ایک دوسرے کے خلاف غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔ امریکہ نے کہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے بعد تیکنیکی تصدیق کے لئے ٹیکنالوجی یا ماہرین فراہم نہیں کریں گے۔

پاکستان کے خلاف اقتصادی پابندیوں کے بارے میں ایران نے اسلامی ملکوں کا ہنگامی اجلاس بلانے کی حمایت کردی ہے۔ وفاقی وزیر راجہ ظفرالحق نے کہا کہ دوست ممالک پابندیوں کو غیر منصفانہ سمجھتے ہیں۔ پاکستان نے جس مجبوری اور جن حالات میں ایٹمی تجربات کئے اس کی تعریف کی جانی چاہئے ایرانی صدر سے ملاقات کے بعد بی بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان نے عالمی اداروں کے ساتھ اپنے عہد نبھائے تاہم اس کے باوجود یہاں ملائیشیا' انڈونیشیا اور جاپان جیسی کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

بی بی سی نے کہا ہے کہ وزیراعظم پاکستان سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے وزیراعظم سیکرٹریٹ فروخت کر رہے ہیں۔ درحقیقت اتنی عالی شان عمارت کا کوئی خریدار موجود نہیں۔ وزیراعظم سیکرٹریٹ کی مالیت ایک ارب روپے ہے۔ اس کو نہ ہسپتال بنایا جا سکتا ہے اور نہ فائیو سٹار ہوٹل۔ حکومت چاہتی ہے کہ مشرق وسطی کا کوئی امیر ملک اسے اپنا سفارت خانہ بنا لے لیکن سب ملکوں کے پاس اپنی اپنی عمارات موجود ہیں۔ گلابی پتھر سے بنی مغلیہ طرز کی برجیوں والی اس عمارت کے 372 کمرے 113 غسلخانے 29 کچن 4 کیفے ہیں۔ سنگ مرمر کے فرش اور طویل غلام گردشیں ہیں۔

پاک بھارت کشیدگی ختم کرنے کے لئے یاسر عرفات نے ثالثی کی پیشکش کردی ہے۔ وہ اس سے پہلے شملہ معاہدے میں بھی کردار ادا کر چکے ہیں۔

ملکی وغیر ملکی بینکوں نے فارن کرنسی اکاؤنٹس ہولڈرز پر ایک نئی مشکل ڈال دی ہے۔ ان بینکوں نے اپنے کھاتہ داروں سے کہا ہے کہ ان لوگوں نے فارن کرنسی کی ضمانت پر جو قرضے حاصل کئے تھے وہ واپس ادا کریں ورنہ 46 روپے فی ڈالر کے حساب سے ان کے کھاتوں سے رقوم کاٹ لی جائیں گی۔

پاکستان کی اقتصادی صورت حال کے بارے میں ایک امریکی ادارے نے جو نمبر جاری کئے ہیں ان کے مطابق پاکستان ڈیفالٹر ہونے سے صرف 3 نمبر اوپر ہے۔ پاکستان کی کرنسی کی ریٹنگ اس ادارے نے 333 پوائنٹ تک گرادی ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ پاکستان قرضے ادا نہیں کرسکتا۔

جسٹس طارق محمود جنہوں نے دو ماہ قبل لاہور ہائی کورٹ کے جج کی حیثیت سے حلف اٹھایا تھا حرکت قلب بند ہونے سے اچانک انتقال کر گئے ان کی عمر 49 سال تھی۔ انہیں راولپنڈی میں سپرد خاک کردیا گیا۔

بلوچستان میں پھر سیاسی بحران آگیا ہے۔ خود حکمران پارٹی میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ وزیراعلیٰ اختر مینگل کے والد عطاء اللہ مینگل نے اپنی پارٹی کے وزراء پر سخت تنقید کی جس سے وزراء ناراض ہو گئے۔ رات گئے تک استعفے واپس لینے کے لئے کوششیں جاری تھیں۔

شیخوپورہ کے قریب دو پولیس مقابلوں میں تین ڈاکو مارے گئے۔ تین ملزم جنگل میں روپوش ہو گئے۔

شہباز شریف اور سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ فارن کرنسی اکاؤنٹس پر پابندی حکومت کا غلط فیصلہ تھا۔ دونوں نے کہا کہ یہ پابندی عارضی ہے۔

وزیراعظم کے خصوصی ایلچی سابق وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب خان نے مراکش کے شاہ حسن کو وزیراعظم کا خط پہنچادیا۔

مکان برائے فروخت
ایک مکان واقع دارالصدر غربی - دو کمرے اٹیچ باتھ، لاؤنج، ڈرائنگ ڈائننگ، صحن - آرام دہ نقشہ رقبہ 12 مرلے برائے فروخت ہے۔
بجلی، گیس، میٹھا پانی، 60 فٹ سڑک فرنٹ
رابطہ کیلئے: محمد سلیم احمد
☎: 212708

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
☎: 213100
میاں انوار احمد گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز 23 شکور پارک ربوہ۔ فون نمبر 212034
اندرون اور بیرون ملک کام آنیوالے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز -- تجربہ کار اساتذہ -- جدید ترین Pentium کمپیوٹرز، Network اور مکمل ائر کنڈیشنڈ لیبارٹری -- ڈپلومہ کورس کے دورانیہ میں بغیر اضافی فیس کے روزانہ بذریعہ کمپیوٹر ٹائپنگ ٹریننگ
خواتین کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز اور علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام موجود ہے۔

SUZUKI Sales Service Parts
تمام سوزوکی گاڑیاں کنٹرول ریٹ پر حاصل کریں
SUNDAY OPEN
MINI MOTORS
AUTHORISED A. CLASS DEALERS OF
PAK SUZUKI MOTOR CO. LTD.
54 - Industrial Area, Gulberg III, Lahore. Tel. 5712119-877864

امسال نازل ہونیوالی اللہ کی رحمتوں کے مبارک موقعہ پر احباب جماعت کی خدمت میں مبارکباد
گلوب ٹمبر کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ لاہور